حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا علمی مقام

ازقلم:

احمد رضا مغل

متخصص فی الحدیث

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ابتدائی عمر ہی سے اصلاح و تعلیم کی طرف رجحان رکھتے تھے آپ کا علمی مقام و مرتبہ بہت بلند تھااور کیوں نہ ہو جس نے باب العلم کی آغوش میں آنکھیں کھولی ہوں اور اس کے علم و کمال کا کیا پوچھنا۔ باب العلم حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے بہت سے علوم و فنون آپ نے براہ راست سیکھے اور تفسیر و حدیث میں خصوصیت کی ساتھ درک وملکہ پیدا کیا، حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ چوں کہ قضاء وافتاء میں بھی بڑی شان اور مقام مرجعیت رکھتے تھے اس لیے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بہت سے موروثی علوم سے وافر مقدار حصہ عطا ہو گیا، ان مذہبی کمالات کے علاوہ اس زمانے کے عرب کے مروجہ علوم میں بھی آپ کو پوری پوری دسترس حاصل تھی، آپ کے والد بزرگوار حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم اپنے عہد کے سب سے بڑے خطیب تھے، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی اس موروثی دولت سے بڑا حصہ ملا آپ کا شمار اس زمانے کے ممتاز خطیبوں میں ہوتا تھا

تاریخی شواہر بتاتے ہیں کہ ابھی امام حسین رضی اللہ عنہ ٹھیک سے عمر کی ساتویں بہار بھی نہ دیکھ پائے تھے کہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ شفقت سر سے اٹھ گیا، اس لیے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اتنا فیض حاصل کرنے کا موقع نہ ملا جتنا ان کے والد حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ اور والدہ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو ملا تھا

مولانا افروز قادری چریا کوٹی دام ظلہ اپنی کتاب " اربعین الحسینیۃ بنام اربعین امام حسین رضی اللہ عنہ " میں تحریر کرتے ہیں: آپ نے براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیثیں تو بہت سنی ہوں گی مگر آپ کی مرویات کی کل تعداد آٹھ (8) بتائی جاتی ہیں جو آپ کی کمسنی کو دیکھتے ہوئے کم نہیں کہی جاسکتیں۔ البتہ بالواسطہ روایات کی تعداد کافی ہے۔ (اربعین امام حسین رضی اللہ عنہ ص 26)

یاد رہے آپ کا قلیل الروایت ہونے سے آپ کی عظمت وفضیلت اور رفعت میں کوئی کمی نہیں کرتا کئی ایسے جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین گزرے ہیں جنہوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرویات ثابت نہیں اور اگر ہیں تو بہت کم جیسے بعض صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی سفر وحضر میں ساتھ رہے مگر روایت کی تعداد بہت قلیل ہیں جیسے خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خوب اچھی طرف یاد ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتا تھا جب آپ تکبیر کہتے تو آپ کے پیچھے میں بھی تکبیر بولتا تھا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے **قل ھو اللہ** سکھایا اور پانچ وقت کی نمازوں کے بارے میں بتایا (تاریخ یعقوبی ص 207)

بلاشبہ امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ابتدائی تعلیم جن نفوس قدسیہ سے حاصل کی جس کی ایک جھلک ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کے خطبات مبارکہ (جو میدانِ کربلاء میں ارشاد فرمائے) میں نظر آتی ہے

ابن الاثیر علیہ الرحمہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے عمومی اخلاق وعادات اور خصائل کی طرف اجمالی طور پر یوں اشارہ کیا ہے: **وکان الحسین رضی اللہ عنہ فاضلا کثیر الصوم والصلوۃ والحج والصدقۃ و افعال الخیر جمیعا۔**

ترجمہ: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بڑی فضیلت کے مالک، کثرت سے روزہ، نماز، حج ادا کرنے والے، صدقہ دینے والے اور تمام افعالِ خیر سرانجام دینے والے تھے۔ (اسد الغابہ ج 2 ص 23)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس توڑنے کے وقت زکوۃ کی کھجور لائی جاتی، ہر شخص اپنی زکوۃ لاتا اور نوبت یہاں تک پہنچتی کہ کھجور کا ایک ڈھیر لگ جاتا۔ (ایک مرتبہ) حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ایسی ہی کھجوروں سے کھیل رہے تھے کہ ایک نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جونہی دیکھا

تو ان کے منہ سے وہ کھجور نکال لی۔ اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد زکوۃ کا مال نہیں کھا سکتی۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، حدیث: 1485)

اندازہ لگائیں ! سیدنا امام حسین (رضی اللہ عنہ) ابھی اپنے بچپن کی زندگی بسر کر رہے تھے، اگر کھجور تناول بھی کر لیتے تو کوئی ذی شعور اس بات پہ اعتراض نہ کرتا، کیونکہ بچپن کا عالم تھا لیکن قربان جائیں، حضور خاتم الانبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے انداز تربیت پہ کہ آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اس عمر میں ان کے حلقوم مبارکہ سے خلاف شرع چیز داخل ہونے کو ناپسند فرمایا۔ اس سے ہر صاحب اولاد اپنے بچوں کی تربیت کے حوالے سے کئی اسباق اخذ کر سکتا ہے۔

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بھی میدانِ علم میں یگانۂ روزگار (بے مثل) تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی مدینۃُ العلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بابِ مدینۃُ العلم امیرُالمؤمنین حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے علمِ دین کا بیش بہا خزانہ پایا ۔آپ رضی اللہ عنہ کی علم سے بھرپور گفتگو ایسی دلکش ہوا کرتی تھی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی آپ رضی اللہ عنہ خاموش نہ بیٹھیں بلکہ عِلم وحِکمت کے مہکتے پھول لُٹاتے ہی رہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جن حضرات سے روایت لی ان میں والد بزرگوار خلیفہ رابع حضرت امام علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ، والدہ محترمہ خاتون جنت سیدہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، اپنے ماموں حضرت ھند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ (آپ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کی اولاد میں سے تھے اس طرح آپ بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیافی یعنی ماں شریک بھائی بنے)، اور خلیفہ دوئم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام ذکر ہیں اور جن حضرات نے آپ رضی اللہ عنہ سے روایت لی ان کے اسماء میں برادر اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ، صاحبزادہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ، حضرت امام زید رضی اللّٰہ عنہ ، پوتے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ ، اور شہزادیوں میں حضرت فاطمہ صغریٰ وزینب رضی اللہ عنھم شامل ہیں عام رواۃ میں امام شعبیؒ، امام عکرمہ، شیبان دولی، عبدللہ بن عمرو بن عثمان اور ھمام فرزوق کے اسماء آتے ہیں (سیر اعلام النبلاء ج 4 ص 401)

آپ رضی اللہ عنہ کا مُستقل علمی حلقہ مسجدِ نَبوی میں لگا ہوتا جس میں آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو فِقْہی مسائل سے آگاہ فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے اس عِلمی حلقے کی شُہرت اتنی تھی کہ ایک بار حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے امام حُسین رضی اللہ عنہ کے مُتعلّق پوچھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجدِ نَبوِی شریف میں چلے جاؤ اور جس حلقے میں لوگ

یوں مُؤدّب بیٹھے ہوں گویا اُن کے سروں پر پرندے ہوں تو جان لینا کہ یہی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مجلس ہے۔
(تاریخ دمشق ج 14 ص 181)

آپ رضی اللہ عنہ حاضر دماغ اور کا اندازہ اس بات سے لگائیں

جب ایک بار یزید پلید سے آپ کا سامنا ہوا تو وہ اپنی ذات پر فخر کر رہا تھا، تو اسی وقت آزان ہو رہی امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے خاموش رہنے کے بعد، موٗذن کے "اشهد ان محمد رسول الله" کہنے پر فرمایا: "ایسے نانا کس کے ہیں جس کا اذان میں نام لیا جاتا ہے؟" یہ سن کر یزید پلید کوئی جواب نہ دے سکا (المستطرف ج 1 ص 230)

ایک موقع پر جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک شخص نافع بن ازرق کے سوال کا جواب نہ دے سکے، تو امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے اللہ کریم کی صفات اور تعارف کو ایسی حکمت کے ساتھ بیان فرمایا کہ جسے انسانی عقل نہیں سمجھ سکتی اور نہ ہی انسانوں پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ آپ کے دلائل سن کر نافع بن ازرق رونے لگا اور کہا: "بے شک آپ اسلام کے روشن مینار اور احکام کے ستارے ہیں (تاریخ دمشق ج 14 ص 183)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دستر خوان پر بیٹھے تھے کہ ٹڈی وہاں آ گری تب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے امام عالی مقام سے پوچھا کہ ٹڈی کے پروں پر کیا لکھا ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے یہی بات اپنے بابا (حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ) سے پوچھی تھی تو حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھی تھی، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹڈی کے پروں پر یہ لکھا ہوتا ہے: "اني الله لا اله الا انا رب الجلال والرزق... یعنی بے شک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ٹڈی کا رب اور اسے رزق دینے والا ہوں..." یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور امام عالی مقام کو گلے سے لگایا اور کہا بیشک یہ پوشیدہ علم میں سے ہے (شعب الایمان ج 7، ص 233، رقم الحدیث 10131)

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے بعد سب سے بڑا عالم کون ہے؟آپ نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنھما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "یہ دونوں علم کے ایسے چشمے ہیں جن کا پانی کبھی خشک نہیں ہوگا"۔ (العقد الفرید، ج 2، ص 214)

لغت اور بلاغت کی بحث میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے خطبات کو بطور سند پیش کیا گیا ہے۔آپ کے بارے میں درج ہے کہ آپ "ارکانِ کلام کے ماہر اور علمِ لغت کے امام" تھے۔ (تاج العروس، ج 1، ص 173)اس کی ایک جھلک ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کے خطبات مبارکہ (جو میدانِ کربلاء میں ارشاد فرمائے) میں نظر آتی ہے

ایک شامی شخص نے مدینہ میں امام حسین رضی اللہ عنہ سے علم وادب کے بارے میں سوال کیا، توآپ نے ایسا جامع جواب دیا کہ وہ پکار اٹھا: "میں نے آپ سے زیادہ عالم اور فصیح شخص نہیں دیکھا"۔ (تاریخ دمشق، ج 14، ص 183)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں"۔ محدثین اس کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ یہ نہ صرف نسبی تعلق تھا بلکہ صفات، اخلاق اور علم میں بھی امام حسین رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عکسِ کامل تھے۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج 9، ص 201)

حضرت امام ابن حجر مکی رحمۃاللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے علم وحکمت ورثے میں پائی تھی، یہی وجہ تھی کہ بچپن میں ہی آپ کی زبان پر وہ حکمتیں جاری ہوتی تھیں جنہیں سن کر اکابر صحابہ حیران رہ جاتے۔ (الصواعق المحرقۃ، ج 2، ص 521)

ابن کثیر رحمۃاللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے دور کے جلیل القدر عالم تھے۔آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کیں اور آپ سے آپ کے صاحبزادے امام زین العابدین، پوتے امام باقر اور دیگر تابعین نے علم حاصل کیا۔ آپ کی علمی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے سامنے بڑے بڑے فصحاء کی زبانیں گنگ ہو جاتی تھیں۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج 8، ص 151)

امام حسین رضی اللہ عنہ اپنی اور اپنے بھائی کی اَوْلاد کو حُصُولِ تَعلیم کے بارے میں بڑی تاکید کرتے، ایک بار اِرشاد فرمایا: علم حاصل کرو! آج تو تم قوم میں سب سے چھوٹے ہو۔ لیکن کل تم اِن کے بڑے بنوگے۔ اور تم میں سے جس میں یاد رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ لکھ لیا کرے۔ (تاریخ دمشق ج 13 ص 259)

امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حلم و علم سے افضل و اعلیٰ کبھی کوئی چیز اکٹھا نہیں ہوئیں (معجم الاوسط، ج 5 ص 120 رقم الحدیث 4846)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم کا طلب کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔ (معجم الصغیر ج 1 ص 58 رقم الحدیث 61)

ایک مرتبہ حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ چند مسکینوں کے پاس سے گزرے، وہ لوگ کچھ کھا رہے تھے، انہوں نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دیکھ کر کہا: اے ابو عبداللہ! آپ بھی یہ غذا کھا لیجئے۔ حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی سواری سے اُتر کر ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور پارہ 14 سورۃ النحل کی آیت نمبر 23 کی تلاوت فرمائی:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ(۲۳) (پ14، النحل: 23) ترجمۂ کنزالعرفان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔

پھر ان کے ساتھ کھانا شروع کر دیا، جب کھانے سے فارغ ہوئے تو ان مسکینوں سے فرمایا: میں نے تمہاری دعوت قبول کی ہے اس لئے اب تم میری دعوت قبول کرو، چنانچہ وہ تمام مسکین امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ ان کے مبارک گھر پر گئے، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے انہیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور انہیں کچھ عطا فرمایا، فراغت کے بعد وہ سب وہاں سے چلے گئے۔ (تفسیر صاوی، النحل، تحت الآیۃ: 23، ج 3 ص 1041)

امام حسین رضی اللہ عنہ کا علمی مقام صرف سننے اور سنانے تک محدود نہیں تھا، بلکہ آپ نے اپنے علم کو "عمل" کے ذریعے میدان کربلا میں ثابت بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان کے علم سے چند چھینٹے نصیب فرمائے جو ہمارے لیے دنیا و آخرت میں کافی ہوں گے ان شاء اللہ

ازقلم:

احمدرضامغل

بتاریخ:

24 جنوری 2026 بمطابق 5 شعبان المعظم 1447 شب اتوار